السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انبار اہل حدیث مجریہ 26 زی الحجہ 1349 ہجری مطابق 15 مئی میں سوال کیا گیا تھا کہ طلاق رجعی کی عدت کی اندر اندر حقیقی سالی سے نکاح کرنے سے بقول آپ کے طلزق بائن ہوجاتی ہے۔ اور حق رجوع ساقط ہوجاتا ہے۔ اور کوئی شخص برسر مجلس اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے۔ پھر اسی مجلس میں یا دوچار روز کے بعد اپنی بیوی یا کسی اور کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ کہ میں اس طلاق میں رجوع نہیں کروں گا۔ کچھ دن گزر جانے کے بعد رجوع کا خیال کرے۔ تو بقول آپ کے رجوع کرسکتا ہے۔ پہلی صورت میں حق رجوع ساقط دوسری میں نہیں اس کی کیا وجہ؟ حالانکہ قول دونوں صورتوں میں سے بلکہ دوسری صورت میں قول صریح ہے۔ اس سوال کا جواب آپ نے یہ دیا ہے۔ پہلی صورت میں وہ مانع نہیں۔ جو دوسری صورت میں ہے۔ سالی کے ساتھ نکاح ہونا قوی مانع ہے جو دوسری صورت میں نہیں اس لئے دونوں میں فرق ہے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ پہلی صورت کو قوی کہنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ضمنی قول ضعیف ہوتا ہے۔ اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے۔ تو یہ نکاح کے انعقاد پر موقوف ہے۔ انعقاد نکاح اس پر موقوف ہے۔ کہ مطلقہ رجعیہ بیوی ہونے سے نکل جائے۔ اا ور اس کا بیوی ہونے سے نکلنا کسی دلیل سے معلوم نہیں پس انعقاد نکاح کیونکر ہوگا۔ اگر آپ کہیں کہ نکاح کے الفاظ بولنے سے معلوم ہوتا ہے لکہ اس نے تصریح کی صورت اختیار کی ہے۔ جیسے آپ نے میرے تعاقب مندرجہ 26 شعبان 49 ہجری کے جواب میں کہا ہے۔ تو اس پر وہی پہلا سوال ہوتا ہے۔ کہ جب صاف الفاظ میں کہے کہ میں رجوع نہیں کروں گا اس سے تصریح کا اختیار بطریق اولیٰ معلوم ہوتا ہے۔ (راقم ابو الخیر دم سلفی بردوانی

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منطقی اصلاح آپ جانتے ہوں گے۔ تو عرض کرتا ہوں خوب سمجھ جایئں گے۔ لا بشرط شی بشرط شی اور بشرلا کے ساتھ ممکن الاجتماع ہے جب تک نکاح نہیں ہوا تھا۔ رجعی طلاق لا بشرط شی کی طرح امساک اور تصریح دونوں کے ساتھ ممکن الاجتماع تھی۔ لیکن جب نکاح ثانی ہوا تو بشرط لا کا درجہ ہوگیا۔ جو بشرط شی سے جمع نہیں ہوسکتا۔ اور غرم بعدم الرجوع میں یہ بات پیدا نہیں کیونکہ عزم میں اسی طرح سے بصورت وعدہ ایک مانع پیدا ہوا۔ مگر در صورت نکاح شرعی مانع ہوگیا ہے جو متکلم کے عزم سے اقویٰ ہے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث امرتسر 12 جون 1931ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

## جلد 2 ص 298

## محدث فتویٰ